بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز　　　　**راشد الحق سمیع حقانی**

اسرائیلی دیوار
جارحیت اور نفرت کی نشانی

اسرائیل اور امریکہ دو ایسے ممالک ہیں جن کی ظالمانہ پالیسیوں اور جارحانہ عزائم کی بدولت آج پورا قطعہ ارض جلتی دوزخ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ دن بدن ان کے منفی اقدامات اور ظالمانہ ہتھکنڈے آشکارا ہوتے جا رہے ہیں۔ اسرائیل جس کا وجود ہی ناجائز ہے۔ برطانوی استعمار کی چھتری کے نیچے اس کی پیدائش اور پرورش ہوئی۔ اس کے عزائم اور نظریات ابتداء ہی سے استعماریت اور ناجائز تسلط پر مبنی تھے۔ یہی وجہ تھی کہ عالمی دہشت گرد استعماری قوتوں نے اس کو خوب پنپنے اور پھولنے دیا۔ پھر امریکی حکومت نے تو اس کی اندھی تائید وحمایت کے ریکارڈ ہی توڑ ڈالے اور اس کے ہر منفی اقدام اور ہر طرح کی ظالمانہ کارروائیوں کو ہمیشہ سند جواز مہیا کیا اور اس کے خلاف سلامتی کونسل کی تمام مذمتی قراردادوں کو ڈنکے کی چوٹ سے ویٹو قرار دیا۔ چنانچہ اس ناروا سرپرستی کی بدولت اسرائیل دن بدن عالمی بدمعاش کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے اور کئی مسلم ممالک کو یہ دھمکیاں بھی دے رہا ہے۔ اور اب اس نے کچھ عرصہ سے ٹارگٹ کلنگ کا باقاعدہ آغاز کیا اور کئی آزادی کے نامور پروانوں کو خونِ ناحق میں اب تک ڈبو دیا ہے۔ اسی طرح اس نے فلسطینیوں کے گھر مسمار کرنے کی بھی تحریک شروع کر رکھی ہے' اور آئے روز کسی نہ کسی معصوم کے نشیمن بزور طاقت و شمشیر تہس نہس کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آئے روز کے بے گناہ شہریوں کا خون بہانا تو اسکا روزانہ کا معمول ہے۔ جس کو دیکھ دیکھ کر اب مسلمانوں کی آنکھ میں نہ تو نمی آتی ہے اور نہ دل میں کوئی چنگاری وحرارت بھڑکتی ہے۔

لیکن اب صورتحال مزید خطرناک ہوگئی ہے اور درندہ صفت ایرل شیرون نے تو حد ہی کر دی ہے اس نے تمام بین الاقوامی معاہدوں اور قوانین کو پس پشت ڈال کر فلسطینیوں کی زمینوں پر مستقل قبضے اور اپنے ناجائز تسلط کو دوام دینے کی خاطر ایک انتہائی خطرناک منصوبے کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ ایک طویل دیوار کی تعمیر ہے۔ جس کی لمبائی ۶۵۰ کلومیٹر اور اس کی بلندی ۲۵ فٹ ہے۔ جس کے ذریعے اس نے لاکھوں فلسطینیوں کو اپنی زمینوں اور معاش کی ضرورتوں سے محروم کر دیا ہے۔ ان کے گھر کے صحن کے اندر بڑی دیوار قائم کر دی ہے اب وہ اپنے ہی علاقے اور گھر میں محصور اور اجنبی بن کر رہ گئے ہیں۔ سارا فلسطین پورا عالم عرب اور تمام دنیا کی مہذب اقوام اس نئی ''دیوار برلن'' کے کھڑے ہونے پر سیخ پا ہیں' لیکن امریکہ پھر ظالم اسرائیلیوں کے ہمراہ کھڑا نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ اس صورتحال کے پیش نظر یہ کیس عالمی عدالت انصاف کے ہاں پیش کیا گیا' اگر چہ حسب سابق' حسب دستور اور عالمی حالات کے پیش نظر کسی کو بھی یہ توقع نہیں تھی کہ عالمی عدالت مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کرے گی۔ بہرحال عالمی عدالت نے ایک تاریخی فیصلہ فلسطینیوں کے حق میں صادر کیا اور اپنے فیصلہ میں اسرائیل کے اس ظالمانہ اقدام کی بھرپور مذمت کی اور یوں فلسطینیوں کو بظاہر ''بتوں'' سے بھی کچھ ''فیض'' حاصل ہو ہی گیا۔ اسے کہتے ہیں کہ　ع　کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

عالمی عدالت انصاف نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ مقبوضہ فلسطینی علاقے میں یہودی آبادکاروں کی بستیاں' عالمی قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہیں' وہاں دیوار کی تعمیر کرانے والی اسرائیلی حکومت نے ایک ایسا قضیہ کھڑا کر دیا ہے جو حالات کی مستقل سنگینی کا سبب بنے گا۔ یہ دیوار تعمیر کر کے اسرائیل نے فلسطینیوں کے حق خودارادیت اور آزادی سلب کرنے کی کوشش کی ہے اس دیوار کو گرانا اور فلسطینیوں کے حقوق کا احترام کرنا اسرائیل پر لازم ہے۔ اسطرح عدالت نے مزید کہا ہے کہ اسرائیل ۱۹۶۷ء سے عالمی قوانین کی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے' اور اس نے فلسطینیوں کی زمینوں پر نہ صرف قبضہ کیا ہوا ہے بلکہ مقبوضہ بیت المقدس کی حیثیت کو تبدیل کرنے کیلئے مسلسل غیر قانونی اقدامات کر رہا ہے' لہٰذا ذاتی دفاع یا نظریہ ضرورت کے تحت اسرائیل کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ غلط اقدامات اٹھائے اور دیواریں تعمیر کر کے دوسروں کے حقوق غصب کرے۔ اسرائیل کے یہ تمام اقدامات عالمی قوانین سے سراسر متصادم ہیں۔ اسی طرح مظلوم فلسطینیوں کی اللہ تعالیٰ نے یوں بھی نصرت فرمائی کہ اسرائیل کی عدالت عالیہ سپریم کورٹ سے بھی اس متنازعہ دیوار کے خلاف فیصلہ دے دیا جو کہ بہت بڑی بات ہے۔ اسرائیلی عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ یہ دیوار تعمیر کر کے اسرائیلی سیکورٹی فورسز فلسطینیوں کے بنیادی انسانی حقوق غصب کر رہی ہیں اور اگرچہ اسرائیلیوں کیلئے متبادل راستے نسبتاً غیر محفوظ ہیں لیکن انکی حفاظت کیلئے فلسطینیوں کے حقوق کو غصب کرنے کی اجازت کسی بھی طور پر نہیں دی جاسکتی۔ یہ دونوں تاریخی فیصلے وزیر اعظم ایرل شیرون اور صدر بش کیلئے ذلت و رسوائی اور جگ ہنسائی کا باعث بن گئے ہیں اور ان دونوں فیصلوں سے مظلوم فلسطینیوں کو ایک نئی روح اور ایک نیا حوصلہ ملا ہے۔ اسی طرح اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان' جنرل اسمبلی نے بھی اسرائیلی دیوار کی بھرپور مزمت کی ہے اور عالمی عدالت کے فیصلے کی تائید و حمایت کی ہے۔ اسکے علاوہ یورپی یونین نے بھی عالمی عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ یہ دیوار گرادے یورپ میں فرانس کچھ عرصے سے زیادہ فعال کردار ادا کر رہا ہے اور اس دیوار کے خلاف بھی یہ سب سے پیش پیش ہے۔ جس سے یہ امر واضح ہوتا جا رہا ہے کہ آخر مغرب اور دیگر مسلم دشمن قوتیں بھی حق کا ساتھ دینے کیلئے آہستہ آہستہ جاگ رہی ہیں۔ خدا کرے کہ اب اقوام متحدہ اور عالمی عدالت اس جارحانہ اقدام یعنی دیوار کی تعمیر کو رد کرے اور اسرائیل کیخلاف عملی اقدامات اٹھائے۔ تب ہی کہیں معلوم ہوگا کہ انصاف اور عالمی قوانین تمام مذاہب کیلئے یکساں ہیں۔ اور اقوام متحدہ اسرائیل کے خلاف ایسی ہی کاروائیاں کرے جیسا کہ ماضی میں مظلوم افغانستان اور دیگر مسلم ممالک کے خلاف اس نے کیں۔ ورنہ اس دیوار کے تلے ہمیشہ عدل وانصاف سسکتا رہے گا۔

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمدؒ کے سانحات ارتحال

چندماہ سے دینی حلقے اور خصوصاً اہل مدارس مسلسل حادثات کی زد میں ہیں' ان چندماہ میں ملک وملت کی بڑی بڑی ہستیاں یکے بعد دیگرے ہم سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ گئیں۔ یقیناً یہ اہل علم اور اہل پاکستان کے لئے عام الحزن